دعوات حق

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ

# رمضان المبارک کی فضیلت اور صبر کی اہمیت

خطبہ جمعۃ المبارک ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ

نحمده ونصلي على رسوله الكريم: قال رسول الله ﷺ هو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المومن وقال عليه السلام هو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق من النار (او كمال قال عليه الصلوة والسلام)

میرے محترم بھائیو! دوتین باتیں عرض کرنی ہیں:

صبر کا مہینہ رمضان شریف کا مہینہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ صبر کا مہینہ ہے۔اسمیں صبر کی تعلیم دی جاتی ہے' خواہشات کو روکنا' نفس کے اوپر کنٹرول کر کے نہ کھانا نہ پینا ظاہر بات ہے کہ اس وجہ سے تکلیف محسوس ہوتی ہے' رات کے وقت میں تراویح شرکت کی' ختم قرآن شریف یا سحری کے وقت دوتین گھنٹے بیدار رہنا' تہجد پڑھنا ظاہر بات ہے کہ یہ امور نفس کے اوپر شاق اور گراں ہیں۔لیکن اس چیز کو ہم انتہائی ذوق شوق اور محبت سے بڑی خوشی اور خندہ پیشانی سے اور اس بھوک پیاس کو اس نفس کے کنٹرول کو اس رات کے بیداری کو' بڑی خوشی کے ساتھ برداشت کرتے ہیں کہ یہ سب ہمارے لئے باعث خوشنودی خداوندی ہونگی اور جس چیز سے اللہ راضی ہو اور جس چیز کے بدلے جنت ملے۔

آج اگر ایک شخص دس روپے خرچ کرتا ہے' چار پانچ گھنٹے روزانہ ڈیوٹی دیتا ہے ملازمت کرتا ہے' تو اس لئے کہ ہمیں معلوم ہے کہ اس ڈیوٹی کے عوض ہمیں بھاری تنخواہ اور بڑا منافع ملے گا' تو اگر کوئی کہہ دے کہ خدا تمہیں اس نوکری سے معزول کردے' تمہاری یہ نوکری ختم ہو جائے تو آپ کہیں گے کہ تم نے بددعا کی' بھلائی تو نہ کی اس لئے اگر خدا کے راستہ میں چند گھنٹے بھوک اور پیاس تکلیف برداشت کرلیں اور اس کے بدلہ اللہ کی خوشنودی' رضا اور اللہ کا دیدار میسر ہو تو کتنا اچھا سودا ہے۔حضور ﷺ نے مختصر الفاظ میں فرمایا' والصبر ثوابه الجنة صبر کا بدلہ جنت ہے' تو رمضان کے روزوں اور ان کی مشقت کی وجہ سے رات کی تراویح' تہجد' تلاوت قرآن سے جو مشقت پہنچے گی اس کا بدلہ ملے گا' جنت اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت نصیب فرمائے' تو صبر کا بدلہ جنت ہے اور فرمایا۔

انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب۔ خدا کی جانب سے خدا کے حکموں پر جو راضی ہوتے ہیں‘ اس کی جانب سے ملنے والے احکام کو بخوشی بجالایا جائے یہ نہیں کہ روزہ ہے تو تنگ و ترش رہے‘ ہر ایک سے لڑتا جھگڑتا رہے‘ دوسرے دیکھ کر کہیں کہ دیوانہ کتا ہے‘ یا شیر ہے کہ دھاڑ رہا ہے‘ کہتے ہیں کہ اسے چھیڑومت اس کا روزہ ہے‘ اس کے ساتھ بات مت کرو اب چاقو مارے گا اور لڑے گا اور خود وہ بھی کہتا ہے کہ مجھے چھیڑو مت۔ میں روزے سے ہوں۔ بھئی کیا یہ روزہ تم نے بداخلاقی کا ذریعہ بنادیا‘ روزہ تو انسان کے اندر اخلاق پیدا کرتا ہے۔

<u>وسعت رزق:</u> حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ ویزاد فیہ رزق المومن رمضان کے مہینے میں مومن کا رزق بڑھ جاتا ہے‘ یہ ہمارا اور آپکا تجربہ ہے اور دو چار دن بعد روزہ ختم ہوگا تو فرق محسوس کرلوگے۔ بہت سے مسافروں کو رمضان کے علاوہ کہیں کھانا نہیں ملتا یہاں اسے کھانا دیں تو کہے گا کہ اللہ کے فضل سے میرے پاس کافی کھانا موجود ہے غریب سے غریب مسلمان کیوں نہ ہو‘ افطار کے وقت سحری کے وقت گیارہ ماہ کے مقابلے میں دیکھ لیں کہ رمضان میں رزق کی وسعت ہوتی ہے‘ یقیناً فراخی ہوتی ہے یہ تو بالمشاہدہ ہم دیکھ رہے ہیں۔

<u>مواساۃ اور غمخوارگی:</u> اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ھو شھر المواساۃ یہ مہینہ غم خوارگی کا ہے اس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو اور اپنی افطاری کیلئے چار پانچ چیزیں رکھیں تو کم سے کم غریب کو بھی اس سے کچھ تو حصہ دینا ہے۔ اپنے سے بڑھ کر نہیں تو اپنے ساتھ برابر تو کرلو۔ لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون (سورۃ ۳ آیت ۹۲) ............ جب تک اپنے پسندیدہ چیز کو اللہ کے نام پر خرچ نہ کردو تو تم بِرّ (نیکی) کے درجے حاصل نہیں کرسکتے‘ تو صحیح بھلائی تو یہ ہے کہ مسکین کی غم خوارگی میں اپنے سے بھی بہتر دے دو خیر اگر نہ ہو تو چلو مساوات کے درجے میں دے دو‘ مساوات بھی نہیں تو مواسات کے درجہ میں سہی یہ تو نہ ہو کہ کھانے پینے کی بہتات ہے تھوڑی سی چکھ لی اور باقی پھینک دی کتوں کو بلیوں کو اور آپ کے جوار میں محلہ میں بھوکے تڑپ رہے ہیں۔ بچے یتیم ہیں تو دس چیزیں اپنے افطار کے لئے ہیں تو دو چار تو اپنے قرب و جوار کے محتاجوں کو بھی دے دو۔ یہ مہینہ مواساۃ کا ہے۔ ہمدردی کا غم خوارگی کا اور آج کل کا موسم تو اعتدال کا ہے کہ نہ گرمی نہ پیاس نہ بھوک مگر یہ اندازہ تو پھر بھی روزہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ جو لوگ اس ملک میں اس زمین پر دو دو وقت‘ تین تین وقت کے بھوکے ہیں۔ فاقہ کش ہیں اور چار چار وقت کے فاقے گزار رہے ہیں۔ ہم نے صرف کھانے کو قبل از وقت کردیا بجائے دوپہر سحری کے وقت کھالیا۔ ترتیب میں ذرا فرق آیا۔ مگر ہم بھوک محسوس کرتے ہیں‘ تو جن کو دو دنوں میں تین دنوں میں ایک وقت بمشکل کھانا ملتا ہے آپ اپنی بھوک سے ان کی بھوک کا اندازہ لگالیں کہ ان کے بچوں کا اور ان غریبوں کا کیا حال ہوگا۔

<u>حضرت عمرؓ کا عملی مواسات:</u> حضرت عمرؓ بادشاہِ وقت ہیں‘ ملک میں قحط ہے وہ بغیر چھنے ہوئے جَو کا آٹا استعمال فرماتے تھے۔ ملک کا گورنر آکر کہتا ہے کہ اب تو گندم کی فراوانی ہے۔ شام میں کافی گندم پیدا ہوتی ہے۔ وہ فرماتے ہیں

کہ کیا تم یقین سے کہہ سکتے ہو کہ میری رعایا کے ہر فرد کو گندم کا آٹا مل سکتا ہے۔ اور جب یقین سے کہہ نہیں سکتے تو میں کیسے ایسی چیز استعمال کروں جس چیز سے میری رعایا محروم ہے۔ یہ تھا مواساۃ اور غمخوارگی کی مثال۔

ہندوستان میں قحط پڑا تو وہاں کی بادشاہ کی بیوی کے سامنے کسی نے ذکر کیا کہ ملک میں قحط ہے کھانے پینے کو کچھ نہیں ملتا' تو اس نے جواب میں کہا کہ بریانی اور پلاؤ کیوں نہیں کھاتے؟ تو جس کے ہاں ہر وقت پلاؤ پکتا ہو وہ بھوک اور قحط کو کیا سمجھے روزہ دار کو کھانے کی ترتیب سے تکلیف ہوتی ہے تو جس کو ملے ہی نہیں اس کا کیا حال ہوگا۔

**افطاری کرانے کا اجر وثواب:** حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی روزہ دار کی افطاری کا بندوبست کرلیا تو تین چیزیں آپ کو ملیں گی' ایک تو یہ کہ آپ کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ دوسرا یہ کہ جہنم سے اللہ تعالیٰ آپ کے رقبہ (گردن) کو نجات دے دے گا۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ اس روزہ رکھنے والے کو جتنا اجر وثواب ملے گا' اتنا ہی تمہیں بھی ملے گا۔ دیکھو بخل مت کرو' یہ نہ کہو کہ دوسرے کے چھوہارے کیوں کھاؤں۔ تم اگر سخی بن جاؤ تمہیں بھی پورا ثواب ملے گا۔ اور اتنا ہی اجر دوسرے کو بھی ملے گا۔ سخاوت پر اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے دس آدمیوں کو کھجور دے کر اس کا روزہ توڑا۔ افطاری کرائی تو دس آدمیوں کے روزوں کا ثواب تجھے جائیگا اور تمہاری گردن جہنم سے چھوٹ جائے گی۔

صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو افطاری کرانے کی قدرت نہیں رکھتا۔ وہ یہ سمجھے کہ افطاری کا معنی دوسرے کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا ہوگا۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں غریب بھی ہیں جو پیٹ بھر کر کھانا نہیں دے سکتے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک چھوہارہ دے دو' ایک گھونٹ پانی کا دے دو' اور ایک گھونٹ لسی کا دے دو۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ کنویں سے نلکے سے پانی لاکر روزہ دار کے سامنے رکھ دو' اس پر تو پیسے خرچ نہیں ہوتے تو دولت لٹ رہی ہے ان دنوں میں ثواب لٹ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ بخشنا چاہتے ہیں'

مغفرت رابہانہ می طلبد مغرب رابہا' نہ می طلبد'

تو ایک گھونٹ پر ایک کھجور پر اللہ بخشتے ہیں۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں اس مہینے کی پہلی دہائی میں اللہ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے رحمت برستی ہے' دوسرے دس دنوں میں خدا کی جانب سے گناہوں کی بخشش ہوتی ہے' اور تیسرے عشرہ میں اللہ تعالیٰ گردنوں کو جہنم سے آزاد کردیتے ہیں۔

**جہنم سے نجات کا آخری موقع:** یہ عشرہ اخیرہ تو ایک ایسا ہے جیسا کہ کسی کا مقدمہ ہو قتل کا دعویٰ ہو اس نے ماتحت عدالت سے لے کر ہائی کورٹ سپریم کورٹ تک مقدمہ لڑا۔ سب جگہ اس پر ڈگری ہوگئی کہ اسے پھانسی دی جائے یہ واجب القتل ہے اور پھانسی ہوگا' اور وہ مایوس ہوکر آخیر میں رحم کی درخواست بادشاہِ وقت کی خدمت میں پیش کرتا' اب اگر ملک کے صدر اور بادشاہ کے دل میں رحم آیا اور لکھ دیا کہ چلو اپیل منظور ہے معاف کردیا ہے' تو پھانسی کے تختے سے بچ جائے گا' تو ہمارے اور آپ کے جہنم سے چھوٹنے کا بھی یہی آخری موقعہ ہے' ہمارے اور آپ کے کام افعال اور اقوال

اور گناہ ایسے ہیں کہ ہر درجے میں دیکھنے والے فرشتے سب دیکھنے والے حکم لگا دیتے ہیں کہ یہ تو جہنمی ہے۔ اس کے کام تو سارے جہنمیوں جیسے ہیں۔ ڈگری لوگوں کی جانب سے فرشتوں کی جانب سے جہنمی ہونے کے لگ جاتی ہے۔ ہمارے اپنے نفس اور ضمیر کی جانب سے بھی یہی ڈگری ہو جاتی ہے کہ ہم تو تباہ ہو گئے برباد ہو گئے' ہم تو جہنم کے مستحق ہو چکے ہیں' تو رمضان کے آخری دنوں میں وہ اللہ کے سامنے رحم درخواست پیش کر دیں کہ یا اللہ ہمیں معاف کر دے۔ اب اور کوئی ذریعہ نہیں اسی میں وہ مہربانی فرما دیتے ہیں' درخواست منظور کر لیتے ہیں۔ و اخرہ عتق من النار۔

**اجابۃ دعوۃ اور شان کریمی:** وہ دنیا کے بادشاہوں کی طرح نہیں ہیں کہ سو میں سے ایک درخواست منظور کریں' بلکہ سو میں سے ننانوے کو منظور فرماتے ہیں اور اگر سچائی سے ہو تو سو کے سو منظور کرتے ہیں' اس کے ہاں کوئی کمی نہیں۔ البتہ سچائی سے درخواست پیش کرو۔ و اذا سئلک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی و الیوم نوا بی لعلھم یرشدون ' (سورۃ ۲' آیت ۱۸۶)

جب میرے بندے اللہ کے بارے میں پوچھیں تو فرماتے ہیں کہ میں ان کے نزدیک ہوں' جب وہ مجھے پکارتے ہیں' سحری کے وقت میں یا کسی وقت میں کہ یا اللہ یا اللہ تو اللہ مہربانی و رحم فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے' لبیک بالکل ایسا ہے' جیسا کوئی بیٹا بچہ رو رہا ہے۔ بچہ کہتا ہے امی' ابا تو ماں اور باپ دونوں شفقت سے اٹھا لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرے بیٹے' میرے پیارے بیٹے کیا مانگتے ہو' باپ اور ماں کی شفقت اور محبت سے کروڑوں درجے زیادہ اللہ کی شفقت اور محبت ہے تو جب تم کہتے ہو۔ یا اللہ زاری سے عاجزی سے' افطاری کے وقت سحری کے وقت نماز کے وقت' تو جواب ملتا ہے' لبیک اے میرے پیارے بندے اے میرے پیارے غلام اچھا ہوا' صبح کا بھولا ہوا شام کو تو گھر واپس آ جائے تو اسے بھولا ہوا مت سمجھو۔ دن بھر اگر خرابیاں کیں' آخر عمر میں اگر اللہ کے دربار میں نادم ہو کر لوٹ آئے تو اللہ جل جلالہ' فرماتے ہیں کہ چلو تم بھولے ہوئے ہو نہیں۔ تم میرے در پر واپس تو آ گئے ہو' تمہیں تنخواہ بھی ملے گی' تمہیں اجر بھی ملے گا تو بھائیو ہمیں اب یہ سوچنا ہے کہ دولت لٹ رہی ہے۔

**کمائی کا محاسبہ:** پہلے دس دن جو رحمت کے تھے' ہم نے اس میں کتنا حصہ حاصل کیا۔ یہ بچے جہاں لڈو مٹھائی کی تقسیم ہو رہی ہو تو بچے مٹھائی لیتے ہیں' جمع کرتے ہیں' پھر اکیلے بیٹھ کر گنتے ہیں۔ پہلا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا' تیسرا کہتا ہے کہ میں نے اتنا جمع کیا؟ کم ہو تو پھر دوڑتے ہیں' پھر دوڑتے ہیں' بچوں کو آپ نے دیکھا ہو گا ایک لالچ ہوتی ہے' ایک حرص ہوتی ہے' جتنا جمع کیا اس کو گن کر پھر دوڑتے ہیں' تو آج تم بھی گن لو کہ یہ درجے جو رحمت کے گزر گئے۔ میں نے خدا کی رحمتوں میں سے کتنی رحمتوں کو حاصل کیا۔ کتنے رحمت کے کام میں نے کیے؟ اگر نہیں کیے تو اپنے سر پر خاک ڈالنا چاہیئے' رونا چاہتے کہ افسوس یہ تو بڑی دولت مجھ سے چلی گئی۔ دس دن مغفرت کے ہیں' سرٹیفیکیٹ مغفرت کے مل رہے ہیں' تم سوچو کہ میں نے بھی ان دس دنوں میں رمضان کے مغفرت

کا کتنا حصہ حاصل کیا۔ خیر وہ تو چلے گئے۔ یہ دس دن جس سے ہم گزر رہے ہیں۔ جس میں آخری درخواست نجات کی منظور ہوسکتی ہے۔ ہم اس کا کیسے استقبال کر رہے ہیں۔

**مشاغل رمضان کا احتساب کیجئے:** بھائی وہ جو گزر گئے' گزر گئے مگر یہ پانچ چھ دن جو باقی ہیں اس کو تو ضائع نہیں کرنا' گزرے ہوئے روزوں میں ندامت نہ ہوئی' روئے نہیں' کوئی نماز نہ لوٹائی' بندے کا حق واپس نہیں کیا۔ کسی کو گالی دینے سے رکے نہیں۔ حسد و بغض سے قتل و مقاتلہ سے نہیں رکے۔ یعنی سوچ لے کہ میں نے کون سی برائی پچیس دنوں میں ترک کردی جو رمضان سے پہلے مقدمے جھگڑے تھے' اب بھی ہیں جو قتل مقاتلے پہلے تھے' وہ اب بھی رہے' جو جوابازی پہلے تھی وہ اب بھی ہے' عیدگاہ میں لوگ عید کی نماز پڑھتے ہیں۔ روتے ہیں گڑگڑاتے ہیں اور یہ اللہ کے بندے عیدگاہ کے اردگرد جواء کھیلتے ہیں۔...... ابھی یہ رقعہ کسی نے دیا ہے' کہ اس کا کوئی علاج کرو' بھئی کیا یہ اسلام ہے' یہ مسلمانی ہے' عید کے دن ہمارا جوا؟ انا اللہ وانا الیہ راجعون...... اخبار پڑھیں تو رمضان میں بھی وہی قتل و مقاتلے اور جھگڑے ہیں' خدا معلوم کہ ہمارا ٹھکانا کہاں ہوگا۔ خدا کے در کو چھوڑ کر ہم کہاں جائیں گے؟ کوئی اور در ہمارا ہے کہ وہاں پناہ مل جائے گی؟ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے' دنیا میں ٹھیکہ اگر لیا تو کچھ کام خراب ہوا اور زیادہ اچھا ہو تو سارا ٹھیکہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ خدا کے ہاں طریقہ یہ ہے کہ اگر چند کام بھی اچھے ہوں تو خراب بھی اچھے ہی شمار کرلئے جائیں گے۔ تو ۳۰ دنوں میں ۲۵ دن گزر گئے' ساڑھے چار دن باقی ہیں' اسی سے وہ ۲۵ دن بھی کارآمد بنائے جاسکتے ہیں۔

**دل بیار و دست بکار:** آپ اگر راستہ میں چل رہے ہوں' کھیتی باڑی میں ہوں' دکان میں ہوں' دل بیار دست بکار آپ ملازمت کیجئے۔ گھر میں رہیے مگر زبان اور دل میں اللہ اللہ کا ورد ہو۔ یہ سوچئے کہ یہ وقت غنیمت ہے دیکھنا یہ چار پانچ دن ہم سے برباد نہ ہوں' اس میں استغفار ہو' اللہ کا نام لیں اللہ کے سامنے روئیں۔ اس وقت کی قدر کریں تو ان شاء اللہ ہمارے یہ روزے کارآمد ثابت ہوجائیں گے۔

بھائیو! معلوم نہیں کہ آئندہ سال یہ روزہ مبارک ملے گا یا نہیں جن کو نہ ملے تو اس نعمت سے محروم ہوں گے جن کو یہ نعمت اب حاصل ہے اس کی قدر کریں۔

**لیلۃ القدر:** پھر ان پانچ دنوں میں بھی غنیمت کی چیز لیلۃ القدر ہے' بخاری شریف میں ہے کہ ۲۵۔ ۲۶ تا ۳۰ ہر رات آخری دس دنوں میں احتمال ہے' رات کو عبادت کریں۔ یہ لیلۃ القدر کی طلب ہے' تو وہ عبادت ۸۳ سال ۴ مہینے کی عبادات کے برابر ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر ہے' تمام رات جاگے تو خیر بہت بہتر رسول اللہ ان دس دنوں میں شدّ میزرہ کمر کو کس لیتے تھے' گھر کے اہل و عیال کو بیدار رکھتے عبادت میں مشغول رہتے' ہم ایسا کرسکیں تو بہتر بہت بہتر نہ ہو تو رات کی ابتداء اور انتہاء کا حصہ تو عبادت میں گزار لیں۔ اگر کوئی رات لیلۃ القدر کی ہوئی تو فبہا و نعمت اگر نہیں تو اللہ تو نیت کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں ایک محلے والے آکر کہتے ہیں' حضور ﷺ آج رات تو پچیسویں

ہے' کیا ہم آج رات عبادت میں گزاریں؟ فرمایا! ہاں ٹھیک ہے' دوسرے دن دوسرے محلے والے آئے کہ آج رات شاید لیلۃ القدر ہو' عبادت میں گزاریں' فرمایا ہاں ٹھیک ہے' تیسرے محلے والے تیسرے دن آئے۔ ان کو بھی فرمایا! ہاں ٹھیک ہے' تو اب اس میں تطبیق یہ ہے کہ ہر محلے والے جنہیں آنے والی رات پر لیلۃ القدر کا گمان تھا۔ وہ عبادت میں تلاوت میں ذکر میں رات گزاریں گے' اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق ثواب دیتے ہیں۔ تو ان کو لیلۃ القدر کا ثواب دے دیں گے۔ یاد رہے کہ لیلۃ القدر آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔ یہ عوام کی باتیں ہیں کہ دیواریں اور درخت گر جاتے ہیں۔ ممکن ہے کہ لیلۃ القدر میں یہ تمام چیزیں سجدہ کرتی ہوں۔

وان من شئی الایسبح بحمدہ.. کل قد علم صلوتہ و تسبیحہ

تو یہ ہوسکتا ہے کہ ہر چیز جسمانی طور پر بھی سجدہ ریز ہو جاتی ہو۔ نور نظر آئے یہ بھی ممکن ہے' مگر نظر آنا ضروری نہیں۔ جو شخص رمضان میں عشا کی صبح کی نماز پڑھتا ہو' تہجد پڑھتا ہو اور اس سے یہ نمازیں فوت نہ ہوئی ہوں' تو اس نے لیلۃ القدر پالیا کہ ۳۰ نمازیں عشاء کی صبح کی اور تہجد کی پڑھ لیں اور بیچ میں کچھ ذکر اذکار بھی کئے۔ اس نے لیلۃ القدر پالیا' ان شاء اللہ ایک ہزار ماہ سے زیادہ اس کو اجر و ثواب ملے گا۔

**عورتیں اور تراویح:** عورتیں تراویح میں بڑی سست ہیں' بحمد للہ روزوں میں سُستی نہیں ہے۔ تو وہ اگر تراویح بھی پڑھ لیں' ایک وقت بیس نہ پڑھ سکیں تو دس پڑھ لیں' پھر سحری کو دس پڑھ لیں' ۴ رکعت پڑھ لیں۔ بچوں کو سلا کر پھر چار رکعت' پھر ضروری کام کرنے کے بعد چار رکعت' اسی طرح بھی سہولت سے پڑھ سکتی ہیں۔ بھئی حقیقت یہ ہے کہ مغفرت کے خزانے کھلے ہوئے ہیں۔ رحمت اور دولت لٹ رہی ہے اور جہنم سے آزادی کے پروانے مل رہے ہیں۔ دینے والا (اللہ) تو موجود ہے مگر لینے والا نہیں۔

**دعا:** اب دعا کیجئے کہ اللہ ہم سب کو لینے والا بنا دے اور اللہ ہم سب کو بخش دے اور رمضان کی برکات سے ہمیں مالا مال فرماوے۔ یا اللہ رمضان کا مہینہ ہم سب پر بار بار بخیر و عافیت لے آ۔ اور جو وقت باقی ہے' اس میں ہمیں مکمل بندگی کی توفیق عطا فرما' یا اللہ رحمت کے دروازوں کو علم کے بند دروازوں کو معرفت اور حقیقت کے بند دروازوں کو ہم سب کے اوپر کھول دے' یا اللہ اپنے فضل و کرم اور احسان سے ہم کو نواز اور ہمارے اس ملک کو جواء بازوں اور ڈاکوؤں سے' قاتلوں سے تخریب کاروں سے نجات دے دے۔ اے اللہ! ہمیں انسانیت' شرافت اور حقیقی مسلمانی سے مالا مال فرما کہ مخلوق خدا کو تکلیف ضرر نہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے لوگوں میں انسانیت شرافت اور اسلام لے آئے کہ کسی مخلوق کو تکلیف نہ دے' جب اسلام ہو تو چیونٹی کو بھی تکلیف نہ دے گا اور اسلام نہ ہو تو ہاتھی بھی ہضم کر کے اپنے آپ کو پکا مسلمان سمجھے گا۔ یا اللہ ہم سب کو مقبول الدعا بنا اور جس جس نے دعا کا کہا ہے' یا اللہ ان سب غائبین و حاضرین کو بامراد بنا۔ واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔